

103291- ایک بے نماز شخص کے متعلق شکایت ہے کہ وہ بدکاری اور فحاشی کے کام کرتا ہے

سوال

مجھ پر انکشاف ہوا کہ میرا بہنوئی حرام طریقہ سے مال کماتا ہے، وہ ایک ملک سے نطیجی ملک میں لڑکیاں سپلائی کرتا ہے تاکہ ان کے ساتھ حرام کام کریں، حتیٰ کہ وہ خود بھی ان لڑکیوں کے ساتھ بدکاری کرتا ہے، اس نے میرے دوسرے بہنوئی کے سامنے اس کا اعتراف بھی کیا ہے، میں نے اپنے والد کو بتایا لیکن وہ نہیں مانتے ان کا کہنا ہے کہ ایسا مستحیل ہے، کیونکہ ایک اچھا انسان ہے، انہوں نے اس کی علت یہ بیان کی کہ میرا دوسرا بہنوئی غیرت کھا گیا ہے اس لیے وہ جھوٹ گھڑ رہا ہے۔

لیکن میں اس کی تصدیق کرتی ہوں کیونکہ وہ ہمیشہ گھر سے غائب رہتا ہے، اور خاص کر رات کے وقت واللہ اعلم حتیٰ کہ میری بہن نے بھی مجھے کچھ باتیں بتائیں ہیں، اور اسے شک ہے کہ وہ اس کے ساتھ خیانت کر رہا ہے لیکن وہ جھوٹ بولتا ہے تو وہ اس کو بچ مان لیتی ہے، اب وہ حاملہ ہے اور اس کی ایک بچی بھی ہے، میں نے اس کے متعلق جو کچھ سنا ہے وہ بہن کو نہیں بتایا، آپ سے گزارش ہے مجھے یہ بتائیں کہ مجھے اپنی بہن کے متعلق کیا کرنا چاہیے، تقریباً دو برس اس کی شادی کو ہوئے ہیں وہ نفسیاتی مریض بن چکی ہے، وہ شخص نماز بھی ادا نہیں کرتا، اور نہ ہی اللہ سے ڈرتا ہے، باقی علم تو اللہ کے پاس ہے برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں، کیا میں نے جو کچھ اس کے متعلق سنا ہے وہ بہن کو بتانا ضروری اور واجب ہے، یا کہ اس موضوع کو ختم کر کے خاموش ہو جاؤں، میں ہر وقت اللہ سے اس کی ہدایت کی دعا کرتی رہتی ہوں، اور سب سے زیادہ مجھے یہ پریشانی ہے کہ کہیں اسے ایڈز جیسی خطرناک بیماری نہ لگ جائے اور وہ میری بہن کو منتقل ہو جائے، اور اسی طرح مجھے خطرہ ہے کہ اس کے بچے ضائع نہ ہو جائیں؟

پسندیدہ جواب

ہماری عزیز بہن یہ مشکل حل کرنے کے لیے تین امور کی نصیحت کرتے ہیں:

سب سے پہلے بہنوئی کے اس فعل کا یقین۔

اور اگر ان برائیوں کا ثبوت مل جائے تو اسے نصیحت کریں۔

اور اگر وہ اس فعل پر مصر رہے تو پھر نکاح فسخ کر لیں، چاہے وہ فعل نماز کی عدم ادائیگی ہو یا فحش کام۔

رہا پہلا معاملہ تو اصل میں مسلمان

شخص بری ہے اور کسی بھی مسلمان شخص پر کوئی ایسی تہمت نہیں لگانا چاہیے جو اس میں نہ پائی جاتی ہو، وگرنہ تہمت لگانے والا گنہگار ہو۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر کسی جرم کے ایذا دیں جو ان سے سرزد ہوا ہو، وہ بڑے ہی بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں﴾ الاحزاب (58).

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ کچھ اس طرح ہے :

﴿اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ﴾ الحجرات (6).

شیخ عبدالرحمن السعدی رحمہ اللہ
کے ہیں :

یہ بھی ان آداب میں شامل ہوتا ہے جو عقلمندوں کو استعمال کرنے اور جن آداب سے متصف ہونا لازم ہے، وہ یہ کہ جب کوئی فاسق انہیں خبر دے تو وہ اس خبر کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کریں، اسے فوری طور پر حاصل نہ کر لیا کریں؛ کیونکہ اس میں بہت خطرناکی پائی جاتی ہے، اور گناہ میں واقع ہونے کا باعث ہے۔

کیونکہ اس کی اس خبر اگر سچی اور پکی خبر کا درجہ دیا جائے اور ایک عادل شخص کی خبر کا درجہ دیا جائے تو اس کے موجب اور مقتضی پر عمل کیا جائیگا، تو اس طرح اس خبر کے سبب کئی ناحق جانیں اور مال تلف ہوں گے، جو بعد میں ندامت کا باعث بنے گا۔

بلکہ فاسق کی خبر آنے پر اس کی اچھی طرح تحقیق اور یقین کرنا واجب ہے، اور اگر دلائل اور قرائن اس کی صداقت پر دلالت کریں تو اس پر عمل کیا جائیگا اور اس کی تصدیق کی جائیگی، اور اگر اس کے جھوٹ پر دلالت کریں تو اسے جھٹلایا جائیگا، اور اس پر عمل نہیں ہوگا۔

پھر اس آیت میں یہ بھی دلیل ہے کہ ایک صادق و سچے شخص کی خبر مقبول ہے، اور جھوٹے اور کاذب شخص کی خبر مردود ہے اسے

قبول نہیں کیا جائیگا، اور فاسق شخص کی خبر پر توفیق کیا جائیگا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں ”

دیکھیں: تفسیر سعدی (799).

اس لیے اصل یہی ہے کہ تہمت نہ لگائی جائے، اور اصل بریت ہی ہے، اور جس نے اس کے اعتراف کا گمان کیا ہے ہوسکتا ہے اس کی جانب سے ہی جھوٹ بولا گیا ہو، اور یہ چیز کوئی بعید نہیں، اور اگر خبر دینے والے کی سچائی اور صدق واضح ہو جائے، اور جو کچھ ہوا ہے اس کے صحیح ہونے کی تصدیق مل جائے تو پھر ہم اس کی طرف جائینگے:

دوسری چیز:

اور وہ اسے وعظ و نصیحت کرنا ہے.

تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”دین خیر خواہی ہے.

ہم نے عرض کیا: کس کی خیر خواہی؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اللہ کے لیے، اور اس کی کتاب کے

لیے، اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے، اور مسلمان اماموں کے لیے”

صحیح مسلم حدیث نمبر (55).

اور جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہما بیان کرتے ہیں:

”میں نے نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی

ادائیگی اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی

صحیح بخاری حدیث نمبر (501) صحیح
مسلم حدیث نمبر (56).

اور نصیحت اچھے اور احسن انداز سے
اور اچھے اسلوب میں کرنی چاہیے تاکہ غلط راہ پر چلنے والے ٹیڑھا شخص سیدھا ہو جائے،
اور اس کی راہ صحیح ہو جائے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو
حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے، اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے،
یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بہنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے، اور راہ راست پر
چلنے والے لوگوں سے بھی پورا واقف ہے﴾۔ النحل (125).

اور سب سے پہلے اسے نماز ادا کرنے کی
نصیحت کریں، اسے یہ ضرور معلوم ہونا چاہیے کہ نماز ترک کرنا کفر ہے، اور تارک نماز
ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے اور اگر وہ تارک نماز کی حالت میں ہی مر گیا تو اس
کی موت جاہلیت کی موت ہے، اور وہ مرتد ہو کر مرے گا۔

پھر اس کے بعد اسے یہ حرام کام ترک
کرنے کی نصیحت کی جائے، جو وہ ان ملازموں کے ساتھ فحش اور برائی کے کام کرتا ہے،
اور کسی دوسرے کو بھی ان کے ساتھ حرام کرنے میں معاونت کرنے کے لیے لڑکیاں سپلائی
کرتا ہے، بلکہ اگر خدمات اور ملازمتیں صرف کام کاج کے لیے لائی جائیں تو اصلاً اس
میں بھی بہت ساری خرابیاں پائی جاتی ہیں۔

ملازموں اور خدمات کے متعلق کلام
اور انہیں دوسرے ملکوں سے منگوانے کا حکم، اور جن گھروں میں یہ خدمات اور
ملازمتیں کام کرتی ہیں ان کے مالکان جو غلط کام اور ممانعت میں واقع ہوتے ان کے
متعلق آپ کو سوال نمبر (26282) کے
جواب میں آپ کو تفصیل ملے گی، آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں۔

اور اگر اس کے متعلق جوابات کسی گئی
ہے اس کی سچائی ثابت ہو جائے، اور وہ نصیحت قبول نہ کرے اور ترک نماز اور برائیاں

کرنے پر اصرار جاری رکھے تو پھر آپ کو تیسری چیز پر عمل کرنا چاہیے :

اور وہ تیسری چیز یہ ہے کہ نکاح فسخ

کرتے ہوئے اس اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی اور تفریق کر دی جائے؛ کیونکہ تارک نماز مرتد ہے، اور اس کا عقد نکاح مسلمان عورت سے فسخ ہو جاتا ہے؛ اور اس لیے بھی کہ کسی عفت و عصمت کی مالک عورت کے لیے کسی زانی اور فاجر کے نکاح میں باقی رہنا حلال نہیں۔

اور ترک نماز فسخ نکاح کا موجب ہے،

رہا مسئلہ دوسری منکرات اور برائیوں کا تو یہ فسخ نکاح کی موجب نہیں، لیکن بیوی کا اس طرح کے برے افعال پر راضی ہونا اس میں شریک ہونے کے مترادف ہے، اور اس طرح کے شخص پر نہ تو اس کی بیٹی اور نہ ہی بیوی کے بارہ میں اطمینان کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی پر امن رہا جاسکتا ہے، اور اسی طرح خطرناک قسم کی بیماریاں منتقل ہونے کا بھی خدشہ ہے۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ
کے ہیں :

نماز ترک کرنا کفر اور ملت اسلامیہ

سے خارج ہونا ہے، اور اگر اس کی بیوی ہو تو اس کا نکاح اس سے فسخ ہو جائیگا، اور اس کا ذبیحہ بھی حلال نہیں، اور نہ ہی اس کا روزہ قبول ہوگا، اور نہ ہی صدقہ و خیرات، اور اس کے لیے مکہ جانا اور حرم میں داخل ہونا بھی جائز نہیں۔

اور اگر وہ مر جائے تو اسے غسل دینا

اور کفن دینا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ پڑھائی جائیگی، اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہیں کیا جائیگا، بلکہ اسے صحرا میں لجا کر گرھا کھود کر اس میں ڈال کر مٹی ڈال دی جائیگی۔

اور جس کسی کا کوئی قریبی رشتہ دار

فوت ہو جائے اور اسے علم ہو کہ وہ نماز ادا نہیں کرتا تھا تو اس کے لیے لوگوں کو دھوکہ دینا جائز نہیں کہ وہ انہیں اس کی نماز جنازہ پڑھنے کا کہے؛ کیونکہ کافر کی نماز جنازہ ادا کرنا حرام ہے؛ اس لیے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿اور ان میں سے کوئی مر جائے تو آپ
اس کا نماز جنازہ ہرگز نہ پڑھیں، اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہوں، یہ اللہ اور اس
کے رسول کے منکر ہیں﴾۔ التوبہ (84)۔

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ
ہے :

﴿نبی اور دوسرے مسلمانوں کو جائز
نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ ان کے رشتہ دار ہی ہوں اس امر کے
ظاہر ہوجانے کے بعد کہ یہ لوگ جہنمی ہیں﴾۔ التوبہ (113)۔

مزید آپ سوال نمبر)

(10094) اور)

(2182) اور)

(5208) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

لیکن ہم ایک بار پھر پلٹ کر عزیز
ساتھ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ اس شخص کے متعلق اس طرح کی باتیں کرنے میں جلد بازی
کا مظاہر مت کریں، یا بغیر کسی شرعی دلیل کے اسے اپنی بہن کو مت بتائیں، اور اس کی
زندگی خراب مت کریں، اور گھرتباہ کرنے کا باعث نہ بنیں، اور بیماریوں کے منتقل
ہونے اور ازدواجی خیانت کی بجائے اللہ کی حدود کی حرمت پامال ہونے پر ہمیں زیادہ
غیر مت مند ہونا چاہیے۔

اور آپ اس کے لیے ہدایت کی پوری کوشش
سے دعا کریں اور اپنی بہن کے حالات کی اصلاح طلب کریں، اور اس کی اولاد کو ہر قسم
کی برائی و شر شریر قسم کے افراد سے محفوظ رکھنے کی دعا مانگیں۔

واللہ اعلم۔